۷۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ



صحیح مُسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

جلد پنجم

امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبوی ؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمان

بَابُ الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ

٤٧٧٢– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ يَأْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ)).

باب: امام مسلمانوں کی سپر ہے

۴۷۷۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہیں (کافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف سے (ظالموں سے اور لٹیروں سے)۔ پھر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اس کو ثواب ہوگا اور جو اس کے خلاف حکم دے دے تو اس پر وبال ہوگا۔

بَابُ وُجُوبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ

٤٧٧٣– عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ)).

باب: جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا چاہیے

۴۷۷۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے۔ جب ایک پیغمبر مر تا تو دوسرا پیغمبر اس کی جگہ ہو جاتا میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہونگے اور بہت ہونگے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کرلو اسی کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ ان سے سمجھ لے گا جو اس نے ان کو دیا ہے۔

لے ہو جاوے یا شرع کے احکام بدل دے یا بدعت نکالے تو اس کی ولایت جاتی رہے گی اور اس کی اطاعت ساقط ہو جاوے گی اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کو معزول کریں اور اس کی جگہ ایک امام عادل کو مقرر کریں اور بدعت نکالنے کی صورت میں اس کا معزول کرنا واجب نہیں الا اس صورت میں کہ مسلمانوں کو قدرت ہو اس کے عزل کی پر اس کے ملک سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنے دین کو بچانا چاہیے۔ اور فاسق کی بھی امامت ابتداً صحیح نہیں لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہو جاوے تو بعضوں کے نزدیک اس کا معزول کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہو سکے اور جمہور اہل سنت کا فقہاء اور محدثین اور متکلمین میں سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا حق تلفی کی وجہ سے معزول نہ ہوگا۔ قاضی عیاض نے کہا ابن مجاہد نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعضوں نے اس دعویٰ کو اس لیے کہ سیدنا حسنؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ اور اہل مدینہ بنو امیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتھ ہو گئی حجاج سے لڑنے کے لیے قاضی عیاض نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا۔ واللہ اعلم انتہی مختصراً۔

(۴۷۷۳) ☆ نوویؒ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جاوے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے کیونکہ اس کو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے ہوئے کی ہو یا بے خبری میں کی ہو خواہ ایک شہر میں ہو یا دو شہروں میں اور اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں لے

بَابُ تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى اسْتِيطَانِ وَطَنِهِ

٤٨٢٥– عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ.

باب: جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آکر وطن بنانا حرام ہے۔

۴۸۲۵- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے وہ بولا اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا پھر جنگل میں رہنے لگا۔ سلمہ نے کہا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی جنگل میں رہنے کی۔

بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

٤٨٢٦– عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)).

٤٨٢٧– عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبَدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ((قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا)) قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ ((عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)) قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ.

٤٨٢٨– عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيتُ

باب: مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی

۴۸۲۶- مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے فرمایا ہجرت تو گزر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر۔

۴۸۲۷- مجاشع سے روایت ہے میں اپنے بھائی ابو سعید کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اس سے بیعت لیجیے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی۔ میں نے کہا پھر کس چیز پر آپ بیعت لیں گے اس سے؟ آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔ ابو عثمان نے کہا میں ابو سعید سے ملا ان سے مجاشع کا کہنا بیان کیا انہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا۔

۴۸۲۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۴۸۲۵) ☆ قاضی عیاض نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اس کو وطن بنانے کے لیے حرام ہے اور اسی لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہؓ پر اور سلمہؓ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگل میں رہتے ہوں۔ دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ کی مدد تھی اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی انتہیٰ۔ مختصراً

أَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا مَعْبَدٍ.

٤٨٢٩ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ((لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا)).

۴۸۲۹- عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو تم نکلو جہاد کے لیے۔

٤٨٣٠ - عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۸۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٤٨٣١ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا)).

۴۸۳۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو۔

٤٨٣٢ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ ((وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَهَلْ تُؤْتِي صَدَقَتَهَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)).

۴۸۳۲- حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے ایک جنگلی نے رسول اللہؐ سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے پھر ہجرت توڑنا پڑے) تیرے پاس اونٹ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو سمندروں کے اس پار سے عمل کرتا رہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔

٤٨٣٣ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ ((قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ((فَهَلْ تَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا)) قَالَ نَعَمْ.

۴۸۳۳- وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں چھوڑے گا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو ان کا دودھ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔

بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

باب: عورتیں کیونکر بیعت کریں

٤٨٣٤ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ

۴۸۳۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

(۴۸۲۹) ☆ نووی نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار السلام کی طرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ دار السلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب نہ رہی نہ اب اتنا ثواب ہے۔

(۴۸۳۴) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے ان کا ہاتھ پکڑنا درست نہیں ☆

۷۴۲۲، احادیث نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی ترجمے

جلد ششم

امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبوی ؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:
علامہ وحید الزمان

NOMANI

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-7321865

فُوْرَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ.

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

٦٢١٧- سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) قَالَ سَعِيدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكَّتَا.

٦٢١٨-عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ

باب: حضرت علیؓ کی بزرگی کا بیان

۶۲۱۷- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسیٰؑ کے پاس مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے سعید نے کہا میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد سے سن لوں تو میں سعد سے ملا اور جو عامر نے بیان کی تھی وہ ان کو سنائی سعد نے کہا میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نے کہا تم نے سنی ہے انھوں نے انگلیاں اپنے دونوں کانوں پر رکھیں اور کہا جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جاویں۔

۶۲۱۸- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(۶۲۱۷) ☆ اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علی کی کہ آپ کی امت میں ان کو وہ مرتبہ ملا جو بنی اسرائیل میں ہارونؑ کو تھا مگر فرق اتنا ہے کہ ہارون پیغمبر بھی تھے اور حضرت علی پیغمبر نہ تھے کیونکہ رسول اللہؐ خاتم الانبیاء تھے آپؐ کے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آسکتا ہارون حضرت موسیٰؑ کے چچازاد بھائی تھے حضرت علی بھی آپ کے چچازاد بھائی تھے اور یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب آپ تبوک کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علی کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے انھوں نے کہا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں تب آپؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں کہ تمہارا حال ہارون کا سا ہے جب حضرت موسیٰؑ طور کو تشریف لے گئے تھے تو ہارون کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ میری وفات کے بعد بھی تم ہی خلیفہ ہو گے کیونکہ ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کی حیات میں انتقال کر چکے تھے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے غرض یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک بھی کافی ہوتی ہے اور یہاں دو وجہیں موجود تھیں ایک قرابت جیسے ہارون کو موسیٰ سے تھی دوسری خلافت اپنی قوم پر اب ساری باتوں میں ہارون کی مثل ہونا ضروری نہیں مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں ہارون کی مماثلت موجود ہے اور ہارون کی ایک صفت یہ تھی کہ بعد حضرت موسیٰؑ کے سارے بنی اسرائیل سے افضل تھے اور اس لحاظ سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر نکلتی ہے لیکن اس صورت میں بھی شیخین کی خلافت میں کوئی قدح نہیں ہوتا اس لیے کہ خلافت مفضول کے باوجود فاضل کے درست ہے خاص کر اس صورت میں جب ابو بکر صدیق کی خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام نے حتیٰ کہ حضرت علی نے بھی چھ ماہ کے بعد بیعت کی سراج الوہاج میں ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے مردود ہے کیونکہ خلافت اپنے گھر والوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہیں اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت ہارون کی موت سے حضرت موسیٰؑ کے سامنے اور ہارون ایک امر خاص میں خلیفہ ہوئے تھے حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں پھر ایسا ہی حضرت علی کے لیے بھی سمجھنا چاہیے اور خلافت جزئیہ خصوصاً اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے عزیز کو دینا بہتر ہے اس صورت میں حدیث حجت ہے شیعہ پر نہ کہ شیعہ کے لیے۔ انتہی مختصراً

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ ((**أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي**)).

حضرت علی کو خلیفہ کیا (مدینہ میں) جب آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں آپؐ نے فرمایا تم خوش نہیں ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا تھا موسیٰؑ کے پاس پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

٦٢١٩- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

٦٢١٩- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٢٢٠- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي**)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ ((**لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ**)) وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ((**ادْعُوا لِي عَلِيًّا**)) فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

٦٢٢٠- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہؓ بن ابی سفیانؓ نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیوں برا نہیں کہتے ابوتراب کو سعد نے کہا میں تین باتوں کی وجہ سے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائیں حضرت علی کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی مجھ کو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹوں سے زیادہ پسند ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جب آپؐ نے کسی لڑائی پر جاتے وقت ان کو مدینہ میں چھوڑا انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا آپ نے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون کا تھا موسیٰؑ کے پاس پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپؐ فرماتے تھے خیبر کے دن کل میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو محبت رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ اور اس کا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے یہ سن کر ہم انتظار کرتے رہے آپؐ نے فرمایا علی کو بلاؤ وہ آئے تو ان کی آنکھیں دکھتی تھیں آپ نے ان کی آنکھ میں تھوک دیا اور نشان ان کے حوالے کیا پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھ پر اور

(٦٢٢٠) ☆ ابوتراب کنیت ہے حضرت مرتضیٰ علی کی اس روایت سے معاویہؓ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ کی قرابت اور حضرت علی کی فضیلت کا مطلق خیال نہیں کیا نووی نے کہا اس میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اس کی تاویل ضروری ہے اس طرح سے کہ معاویہؓ نے سعد کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو ان کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور جو اور کسی وجہ سے تو اس کا اور جواب ہے اور شاید سعد اس گروہ میں ہوں جو ☜

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ . [٣ / آل عمران / الآية ١٦٤]

صحيح مسلم

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القُشَيْرِيّ النَّيْسَابُورِيّ

٢٠٦ – ٢٦١ هـ

(وهو ثاني كتابين ، هما أصح الكتب المصنفة)

« لو أن أهل الحديث يكتبون ، مائتي سنة ،
الحديث ، فمدارهم على هذا المسند »

« صنفت هذا المسند الصحيح من
ثلاثمائة ألف حديث مسموعة »
« مسلم بن الحجاج »

الجزء الأول

وقف على طبعه ، وتحقيق نصوصه ، وتصحيحه وترقيمه ،
وعدّ كتبه وأبوابه وأحاديثه . وعلق عليه ملخص
شرح الإمام النووي ، مع زيادات عن أئمة اللغة

(خادم الكتاب والسنة)
محمد فؤاد عبد الباقي

عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ[١] » .

***

(٩) باب الإمام جنة يقاتل به من ورائه ويتقى به

٤٣ – (١٨٤١) حدثنا إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُسْلِمٍ[٢] . حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ . حَدَّثَنَا شَبَابَةُ . حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ « إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ[٣] . يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ . وَيُتَّقَى بِهِ . فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ ، كَانَ لَهُ بِذَٰلِكَ أَجْرٌ . وَإِنْ يَأْمُرْ بِغَيْرِهِ ، كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ » .

***

(١٠) باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء، الأول فالأول

٤٤ – (١٨٤٢) حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ . حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ . قَالَ : قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ . فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ « كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ[٤] . كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ[٥] . وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي . وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ

---

(١) (عندكم من الله فيه برهان) أى حجة تعلمونها من دين الله تعالى . قال النووىّ : معنى الحديث لا تنازعوا ولاة الأمور فى ولايتهم ولا تعترضوا عليهم إلا أن تروا منهم منكرا محققا تعلمونه من قواعد الإسلام . فإذا رأيتم ذلك فأنكروه عليهم وقولوا بالحق حيثما كنتم . وأما الخروج عليهم وقتالهم فحرام بإجماع المسلمين ، وإن كانوا فسقة ظالمين .

(٢) (حدثنا إبراهيم عن مسلم) هذا الحديث أول الفوات الثالث الذى لم يسمعه إبراهيم بن سفيان عن مسلم . بل رواه عنه بالإجازة . ولهذا قال : عن مسلم .

(٣) (الإمام جنة) أى كالستر لأنه يمنع العدوّ من أذى المسلمين ، ويمنع الناس بعضهم من بعض ، ويحمى بيضة الإسلام ويتقيه الناس ويخافون سطوته . ومعنى يقاتل من ورائه أى يقاتل معه الكفار والبغاة والخوارج وسائر أهل الفساد وينصر عليهم . ومعنى يتقى به أى يتقى به شر العدوّ وشر أهل الفساد والظلم مطلقا . والتاء فى يتقى مبدلة من الواو . لأن أصلها من الوقاية .

(٤) (تسوسهم الأنبياء) أى يتولون أمورهم كما تفعل الأمراء والولاة بالرعية . والسياسة القيام على الشئ بما يصلحه .

(٥) (كلما هلك نبىّ خلفه نبىّ) فى هذا الحديث جواز قول : هلك فلان ، إذا مات . وقد كثرت الأحاديث به . وجاء فى القرآن العزيز قوله تعالى : حتى إذا هلك قلتم لن يبعث الله من بعده رسولا .

٧٩ – (...) وحدثني حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ. ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ. فَلَمْ أَعْرِفْهَا.

***

٨٠ – (١٨٦٠) وحدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ. قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ.

***

(...) وحدثناه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ. حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ. بِمِثْلِهِ.

***

٨١ – (١٨٦١) وحدثنا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ. حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ. حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ: أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ: هَٰذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ. فَقَالَ: عَلَى مَاذَا؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ. قَالَ: لَا أُبَايِعُ عَلَى هَٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

***

(١٩) باب تحريم رجوع المهاجر إلى استيطان وطنه

٨٢ – (١٨٦٢) حدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ! ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ؟ تَعَرَّبْتَ[1]؟ قَالَ: لَا. وَلَٰكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ[2].

***

(١) (ارتددت على عقبيك. تعربت) قال القاضي عياض: أجمعت الأمة على تحريم ترك المهاجر هجرته ورجوعه إلى وطنه. وعلى أن ارتداد المهاجر أعرابيا من الكبائر. ولهذا أشار الحجاج. إلى أن أعلمه سلمة أن خروجه إلى البادية إنما هو بإذن النبي ﷺ قال: ولعله رجع إلى غير وطنه. أو لأن الغرض في ملازمة المهاجر أرضه التي هاجر إليها وفرض ذلك عليه إنما كان في زمن النبي ﷺ لنصرته، أو ليكون معه، أو لأن ذلك إنما كان قبل فتح مكة. فلما كان الفتح وأظهر الله تعالى الإسلام على الدين كله، وأذل الكفر وأعز المسلمين ـ سقط فرض الهجرة. فقال النبي ﷺ: لا هجرة بعد الفتح. وقال: مضت الهجرة لأهلها، أي الذين هاجروا من ديارهم وأموالهم قبل فتح مكة لمواساة النبي ﷺ وموازرته ونصرة دينه وضبط شريعته.

(٢) (أذن لي في البدو) أي في الخروج إلى البادية.

(٢٠) باب المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام والجهاد والخير. وبيان معنى «لا هجرة بعد الفتح»

٨٣ - (١٨٦٣) حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبُو جَعْفَرٍ. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ. حَدَّثَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ. قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ. فَقَالَ «إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا⁽¹⁾. وَلَـٰكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ».

* * *

٨٤ - (...) وحدثني سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ. قَالَ: أَخْبَرَنِي مُجَاشِعُ ابْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ. قَالَ: جِئْتُ بِأَخِي، أَبِي مَعْبَدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ. قَالَ «قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا» قُلْتُ: فَبِأَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ «عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ». قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ. فَقَالَ: صَدَقَ.

* * *

(...) حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ، بِهَـٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: فَلَقِيتُ أَخَاهُ. فَقَالَ: صَدَقَ مُجَاشِعٌ. وَلَمْ يَذْكُرْ: أَبَا مَعْبَدٍ.

* * *

٨٥ - (١٣٥٣) حدثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَا: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَتْحِ مَكَّةَ «لَا هِجْرَةَ⁽²⁾. وَلَـٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ⁽³⁾. وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا⁽⁴⁾».

* * *

(١) (إن الهجرة قد مضت لأهلها) معناه أن الهجرة الممدوحة الفاضلة، التي لأصحابها المزية الظاهرة، إنما كانت قبل الفتح، فقد مضت لأهلها. أي حصلت لمن وفى لها قبل الفتح.

(٢) (لا هجرة) وفي الرواية الأخرى: لا هجرة بعد الفتح. قال أصحابنا وغيرهم من العلماء: الهجرة من دار الحرب إلى دار الإسلام باقية إلى يوم القيامة. وتأولوا هذا الحديث تأويلين: أحدهما لا هجرة، بعد الفتح، من مكة، لأنها صارت دار إسلام، فلا تتصور منها الهجرة. والثاني، وهو الأصح، أن معناه أن الهجرة الفاضلة المهمة المطلوبة التي يمتاز بها أهلها امتيازا ظاهرا انقطعت بفتح مكة، ومضت لأهلها الذين هاجروا قبل فتح مكة. لأن الإسلام قوي وعز بعد فتح مكة عزا ظاهرا، بخلاف ما قبله.

(٣) (ولكن جهاد ونية) معناه أن تحصيل الخير بسبب الهجرة قد انقطع بفتح مكة، ولكن حصلوه بالجهاد والنية الصالحة. وفي هذا الحث على نية الخير مطلقا، وإنه يثاب على النية.

(٤) (وإذا استنفرتم فانفروا) معناه إذا طلبكم الإمام للخروج إلى الجهاد فاخرجوا. وهذا دليل على أن الجهاد ليس فرض عين، بل فرض كفاية. إذا فعله من تحصل بهم الكفاية سقط الحرج عن الباقين. وإن تركوه كلهم أثموا كلهم.

(٤) باب من فضائل عليّ بن أبي طالب، رضي الله عنه

٣٠ – (٢٤٠٤) حدّثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو جَعْفَرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعُبَيْدُاللهِ الْقَوَارِيرِيُّ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ. كُلُّهُمْ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ[١] (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ). حَدَّثَنَا يُوسُفُ، أَبُو سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى[٢]. إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي».

قَالَ سَعِيدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا. فَلَقِيتُ سَعْدًا. فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ. فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ. فَقُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ؟ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ فَقَالَ: نَعَمْ. وَإِلَّا. فَاسْتَكَّتَا[٣].

***

٣١ – (...) وحدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ. ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ،

---

(١) (يوسف بن الماجشون) وفي بعض النسخ: يوسف الماجشون، بحذف لفظة ابن وكلاهما صحيح. وهو أبو سلمة يوسف بن يعقوب بن عبيد الله بن أبي سلمة. واسم أبي سلمة دينار. والماجشون لقب يعقوب. وهو لقب جرى عليه وعلى أولاده وأولاد أخيه. وهو لفظ فارسيّ، ومعناه الأحمر الأبيض المورّد. سمي يعقوب بذلك لحمرة وجهه وبياضه.

(٢) (أنت مني بمنزلة هرون من موسى) قال القاضي: هذا الحديث مما تعلقت به الروافض والإمامية وسائر فرق الشيعة، في أن الخلافة كانت حقا لعليّ. وأنه وُصِّيَ له بها. قال: ثم اختلف هؤلاء فكفّرت الروافض سائر الصحابة في تقديمهم غيره. وزاد بعضهم فكفر عليا لأنه لم يقم في طلب حقه، بزعمهم. وهؤلاء أسخف مذهبا وأفسد عقلا من أن يرد قولهم أو يناظروا. قال القاضي: ولا شك في كفر من قال هذا. لأن من كفر الأمة كلها والصدر الأول فقد أبطل نقل الشريعة، وهدّم الإسلام. وأما من عدا هؤلاء الغلاة فإنهم لا يسلكون هذا المسلك. فأما الإمامية وبعض المعتزلة فيقولون: هم مخطئون في تقديم غيره، لا كفار. وبعض المعتزلة لا يقول بالتخطئة لجواز تقديم المفضول عندهم.

وهذا الحديث لا حجة فيه لأحد منهم. بل فيه إثبات فضيلة لعليّ، ولا تعرّض فيه لكونه أفضل من غيره أو مثله. وليس فيه دلالة لاستخلافه بعده. لأن النبيّ ﷺ إنما قال هذا لعليّ، حين استخلفه في المدينة في غزوة تبوك. ويؤيد هذا أن هرون، المشبّه به، لم يكن خليفة بعد موسى، بل توفي في حياة موسى وقبل وفاة موسى بنحو أربعين سنة. على ما هو مشهور عند أهل الأخبار والقصص. قالوا: وإنما استخلفه حين ذهب لميقات ربه للمناجاة.

(٣) (فاستكتا) أي صُمّتا. وأصل السكك ضيق الصماخ. وهو أيضا صغر الأذنين. وكل ضيّق من الأشياء أسكّ.

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. قَالَ: خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي».

* * *

(...) حدّثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ. حَدَّثَنَا أَبِي. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

* * *

٣٢ - (...) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ (وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ). قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ) عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ؟ فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَنْ أَسُبَّهُ. لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ، خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ! خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى. إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ «ادْعُوا لِي عَلِيًّا» فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ. فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ [٣/ آل عمران/٦١] دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ «اللَّهُمَّ! هَؤُلَاءِ أَهْلِي».

* * *

(...) حدّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ. ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ. سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى».

* * *

٣٣ - (٢٤٠٥) حدّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ) عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ، يَوْمَ خَيْبَرَ «لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا

الحمد لله الذي وفقنا و يسرلنا طبع

الجزء الثامن

من كتاب

تهذيب التهذيب

للامام الحافظ الحجة شيخ الاسلام شهاب الدين

ابي الفضل احمد بن علي بن حجر العسقلاني

المتوفى سنة (٨٥٢) رحمه الله تعالى

بمنه وكرمه آمين

الطبعة الاولى

بمطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند

بمحروسة حيدر اباد الدكن عمرها الله الى اقصى الزمن

سنة (١٣٢٦) هجرية

كعب بن الخزرج بن عمرو بن مالك بن الاوس الانصاري الظفري (١) ابو عبدالله ويقال ابو عمرو ويقال ابو عمر او ابو عثمان . شهد بدرا والمشاهد كلها وهو الذي رد عليه النبي صلى الله عليه وآله وسلم عينه بعد ان سقطت يوم بدر او احد . روى عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم . وعنه ابنه عمر واخوه لامه ابو سعيد الخدري ومحمود بن لبيد وعبيد بن حنين وعياض بن ابي سرح والصحيح ان بينهما ابا سعيد . مات سنة ثلاث وعشرين وصلى عليه عمر بن الخطاب وهو يومئذ ابن (٦٥) سنة وقيل سبعين سنة . قلت . ذكره الواقدي وابو معشر فيمن شهد العقبة ولم يذكر ذلك ابن اسحاق وقال ابن عبد البر لا يصح ان عينه اصيبت يوم احد وقيل يوم الخندق وذكر ابن ابي عاصم انه مات سنة (٢٢) ●

﴿من اسمه قتيبة﴾

(٦٣٩) ﴿ع ـ قتيبة﴾ بن سعيد بن جميل بن طريف بن عبدالله الثقفي مولاهم ابو رجاء البغلاني . وبغلان (٢) من قرى بلخ قال ابن عدي اسمه يحيى وقتيبة لقب وقال ابن منده اسمه علي . روى عن مالك والليث وابن لهيعة ورشدين بن سعد وداود بن عبدالرحمن العطار وخلف بن خليفة وعبد الرحمن بن ابي الموال وبكر بن مضر والمفضل بن فضالة وعبدالوارث بن سعيد وحماد بن زيد وعبدالله بن زيد بن اسلم وعبدالعزيز الدراوردي وابي زيد عبثر بن القاسم وعبدالعزيز بن ابي حازم ويزيد بن المقدام بن شريح بن هانئ ومعاوية بن عمار

---

(١) الظفري بمعجمة وفاء مفتوحتين ١٢ تقريب (٢) بغلان بمعجمة ١٢ هامش الخلاصة

الدهني وحفص بن غياث وجرير بن عبد الحميد وحميد بن عبد الرحمن الرواسي وابي الاحوص وشريك وعباد بن عباد وعبد السلام بن حرب وعبد الوهاب الثقفي والمطلب بن خالد وفرج بن فضالة وفضيل بن عياض وايوب بن النجار اليمامي وجعفر بن سليمان الضبعي وهشيم وابي عوانة وابن ادريس ويزيد بن زريع ويعقوب بن عبد الرحمن الاسكندراني واسمعيل بن جعفر واسمعيل بن علية وابي ضمرة وابي اسامة وابن عيينة وسهل بن يوسف وابي صفوان عبد الله بن سعيد الاموي ومروان بن معاوية ومحمد بن فضيل ابن غزوان وابي معاوية ومحمد بن عبد الله الانصاري ووكيع في آخرين · روى عنه الجماعة سوى ابن ماجة وروى له الترمذي ايضا وابن ماجة بواسطة احمد ابن حنبل واحمد بن سعيد الدارمي وابي بكر بن ابي شيبة ومحمد بن يحيى الذهلي وروى عنه ايضاً علي بن المديني ونعيم بن حماد وابو بكر الحميدي ومحمد ابن عبد الله بن نمير ويحيى بن معين ويحيى بن عبد الحميد الحماني وماتوا قبله وابو خيثمة زهير بن حرب والحسن بن عرفة وهارون الحمال وعباس العنبري والزعفراني ويوسف بن موسى القطان ويعقوب بن شيبة وابو حاتم وابو زرعة والحارث بن ابي اسامة وجعفر بن محمد الصائغ والحسن بن سفيان وجعفر ابن محمد الفريابي وزكرياء بن يحيى السجزي وعبدان بن محمد المروزي وعبد الله ابن محمد الفرهياني والحسن بن الطيب البلخي وعلي بن طيفور البسطامي وابو العباس محمد بن اسحاق السراج وهو آخر من حدث عنه وآخرون · قال الاثرم عن احمد انه ذكر قتيبة فاثنى عليه وقال هو آخر من سمع من ابن لهيعة

وقال ابن معين وابو حاتم والنسائي ثقة زاد النسائي صدوق وقال احمد بن محمد
ابن زياد الكرميني قال لي قتيبة بن سعيد ما رأيت في كتابي من علامة الحمرة
فهو علامة احمد ومن علامة الخضرة فهو علامة يحيى بن معين وقال محمد بن
حميد بن فروة سمعت قتيبة يقول انحدرت الى العراق اول خروجي سنة
(١٧٢) وكنت يومئذ ابن (٢٣) سنة وقال الفرهياني قتيبة صدوق ليس
احد من الكبار الا وقد حمل عنه بالعراق قال وسمعت عمرو بن علي
يقول مررت بمنى على قتيبة فجزته ولم احمل عنه فندمت وقال الحاكم قتيبة
ثقة مامون والحديث الذي رواه عن الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي
الطفيل عن معاذ بن جبل في الجمع بين الصلاتين موضوع ثم روى باسناده
الى البخاري قال قلت لقتيبة مع من كتبت عن الليث بن سعد حديث يزيد
ابن ابي حبيب عن ابي الطفيل قال مع خالد المدائني قال محمد بن اسمعيل
وكان خالد المدائني هذا يدخل الاحاديث على الشيوخ وقال ابو سعيد بن
يونس لم يحدث به الا قتيبة ويقال انه غلط وان الصواب عن ابي الزبير وقال
الخطيب هو منكر جدا من حديثه وقال احمد بن سيار المروزي كان ثبتا فيما
روى صاحب سنة وجماعة سمعته يقول ولدت سنة (١٥٠) ومات لليلتين خلتا
من شعبان سنة اربعين ومأتين وكان كتب الحديث عن ثلاث طبقات وقال
موسى بن هارون ولد سنة مات الاعمش سنة (٤٨) . قلت . الاول اثبت
وقد سبق من حكايته عن رحلته ما يدل على انه ولد قبل سنة (٥٥) فلعل
ذلك كان في اولها وما اعتمده الحاكم من الحكم على ذلك بانه موضوع ليس بشيء

فان

فان مقتضى ما استانس به من الحكاية التي عن البخاري ان خالدا ادخل هذا الحديث عن الليث ففيه نسبة الليث مع امامته وجلالته الى الغفلة حتى يدخل عليه خالد ما ليس من حديثه والصواب ما قاله ابو سعيد بن يونس ان يزيد بن ابي حبيب غلط من قتيبة وان الصحيح عن ابي الزبير وكذلك رواه مالك و سفيان عن ابي الزبير عن ابي الطفيل لكن في متن الحديث الذي رواه قتيبة التصريح بجمع التقديم في وقت الاولى وليس ذلك في حديث مالك واذا جاز ان يغلط في رجل من الاسناد فجائز ان يغلط في لفظة من المتن والحكم عليه مع ذلك بالوضع بعيد جدا والله اعلم وقال ابن حبان في الثقات مات قتيبة يوم الاربعاء مستهل شعبان سنة (٤٠) وقال مسلمة بن قاسم خراساني ثقة مات سنة احدى واربعين وقال ابن القطان الفاسي لا يعرف له تدليس وفي الزهرة روى عنه البخاري ثلاثمائة و ثمانية احاديث و مسلم ستمائة و ثمانية و ستين *

(٦٤٠) تمييز - قتيبة بن سعيد السمرقندي . روى عن سفيان بن عيينة . روى عنه ابنه محمد . ذكره الخطيب في المتفق ولا يؤمن ان يظن انه المشهور وذكر معه قتيبة بن سعيد التيمي يكنى ابا سعيد واخرج من طريق رشدين بن سعد المصري احد الضعفاء عن ابيه عنه عن يحيى بن ابي انيسة حديثا وهذا اقدم من الذي قبله *

من اسمه قثم

(٦٤١) س - قثم (١) بن العباس بن عبد المطلب الهاشمي . روى عن

(١) قثم في التقريب بضم القاف وفتح المثلثة ١٢

الحمد لله الذى وفقنا و يسر لنا طبع

الجزء الثانى

من كتاب

تهذيب التهذيب

للامام الحافظ الحجة شيخ الاسلام شهاب الدين

ابى الفضل احمد بن علي بن حجر العسقلاني

المتوفى سنة (٨٥٢) رحمه الله تعالى

بمنه وكرمه آمين

الطبعة الاولى

بمطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة فى الهند
بمحروسة حيدرآباد الدكن عمرها الله الى اقصى الزمن
سنة (١٣٢٥) هجرية

وقال لا اعلم له غير هذا الحديث وقال ابن عبد البر في اسناد حديثه اضطراب
و ليس هو والد الاقرع وقال ابن حبان له صحبة وقد جزم ابن عبد البر بان
اسم ابيه ربيعة *

من اسمه حاتم

(٢٠٩) ع ـ حاتم (١) بن اسمعيل المدني ابو اسمعيل الحارثي مولاهم . روى عن
يحيى بن سعيد الانصاري و يزيد بن ابي عبيد و هشام بن عروة و الجعيد بن
عبد الرحمن و ابي صخر الخراط وافلح بن حميد و بشر بن رافع و خثيم بن عراك
و ابي و اقد صالح بن محمد بن زائدة و محمد بن يوسف ابن اخت النمر ومعاوية
ابن ابي مزرد وموسى بن عقبة وشريك بن عبد الله القاضي وغيرهم . روى
عنه ابن مهدي وابنا ابي شيبة وسعيد بن عمرو الاشعثي وقتيبة واسحاق بن
راهويه وابراهيم بن موسى الرازي وهشام بن عمار وهناد بن السري ويحيى بن
معين وابو كريب وجماعة . قال احمد هو احب الي من الدراوردي وزعموا
ان حاتما كان فيه غفلة الا ان كتابه صالح وقال ابو حاتم هو احب الي من
سعيد بن سالم وقال النسائي ليس به بأس وقال ابن سعد كان اصله من الكوفة
ولكنه انتقل من المدينة فنزلها ومات بها سنة (١٨٦) وكان ثقة مامونا كثير
الحديث وقال البخاري عن ابي ثابت المديني مات سنة (٨٧) و كذا قال
ابن حبان وزاد ليلة الجمعة لتسع ليال مضين من جمادى الاولى . قلت . كذا
قال في الثقات و كذا عند البخاري ايضا في التاريخ الكبير وفي الاوسط
ايضا وقال العجلي ثقة و كذا قال اسحاق بن منصور عن يحيى بن معين وقال

(١) حاتم بمهملة و كسر مثناة فوق ١٢

ابن

ابن المديني روى عن جعفر عن ابيه احاديث مراسيل اسندها . وقرأت بخط الذهبي في الميزان . قال النسائي ليس بالقوى ❊

(٢١٠) ❊ ق - حاتم(١) ❊ بن بكر بن غيلان الضبي ابو عمرو البصري الصيرفي . روى عن محمد بن بكر البرساني و ابي عامر العقدي و محمد بن يعلى زنبور وغيرهم . وعنه ابن ماجة و ابن خزيمة و ابو عروبة ومحمد بن عبدالله رسته وعدة . قلت .

(٢١١) ❊ دس ق - حاتم ❊ بن حريث الطائي المحري(٢) الحمصي . روى عن معاوية وابي امامة و مالك بن ابي مريم وجبير بن نفير . وعنه الجراح بن مليح ومعاوية بن صالح . قال ابن معين لا اعرفه وقال ابو حاتم شيخ . قلت . وذكره ابن حبان في الثقات وقال مات سنة (١٣٣) وقال عثمان بن سعيد الدارمي ثقة و قال ابن عدي لعزة حديثه لم يعرفه يحيى بن معين وارجوانه لا بأس به ❊

(٢١٢) ❊ ت - حاتم ❊ بن سياه (٣) المروزي . روى عن عبد الرزاق . روى عنه الترمذي . قلت . قرنه بسلمة بن شبيب ❊

---

(١) حاتم بفتح حاء المهملة وكسر مثناة فوق و(غيلان) بفتح معجمة و سكون مثناة كذا قال صاحب المغني ١٢ شريف الدين (٢) المحري بفتح الميم و سكون المهملة كذا في التقريب و في الخلاصة المحرزي بفتح الميم والراء بينهما مهملة ساكنة آخره زاى ١٢ (٣) ضبطه في التقريب بكسر السين المهملة بعدها تحتانية آخره هاء ١٢ ابو الحسن

الحمد لله الذي وفقنا و يسر لنا طبع

الجزء الاول

من كتاب

تهذيب التهذيب

للامام الحافظ الحجة شيخ الاسلام شهاب الدين ابي الفضل احمد
ابن علي بن حجر العسقلاني المتوفى سنة ٨٥٢) رحمه الله تعالى
بمنه وكرمه آمين. ومن تصانيفه في الحديث فتح الباري
شرح صحيح البخاري وفي اسماء الرجال لسان الميزان
وتعجيل المنفعة برجال الاربعة وتقريب التهذيب
والاصابة في تمييز الصحابة وتبصير المنتبه
وتجريد اسماء الضعفاء والدرر الكامنة
في اعيان المائة الثامنة

الطبعة الاولى

بمطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند
بمحروسة حيدرآباد الدكن عمرها الله الى اقصى الزمن
سنة (١٣٢٥) هجرية

م ت س ـ بكير بن مسمار الزهري ابو محمد المدني اخو مهاجر . روى عن ابن عمر وعامر بن سعد بن ابي وقاص وزيد بن اسلم وغيرهم . وعنه حاتم ابن اسمعيل وابو بكر الحنفي وعمرو بن محمد العنقزي والواقدي وغيرهم . قال البخاري فيه نظر وقال العجلي ثقة وقال النسائي ليس به بأس وقال ابن عدي مستقيم الحديث . قلت . ارخ الذهبي وفاته تبعاً لابن حبان سنة (١٥٣) وقال الحاكم استشهد به مسلم في موضعين وقال ابن حبان في الثقات وليس هذا بيكير بن مسمار الذي يروى عن الزهري ذاك ضعيف وقال في الضعفاء في ترجمة الذي يروي عن الزهري وقد قيل انه بكير الدامغاني . قال وليس هذا اخا مهاجر ذاك ثقة . قلت . واما البخاري فجمع بينهما في التاريخ لكنه ما قال فيه نظر الا عند ما ذكر روايته عن الزهري ورواية ابي بكر الحنفي عنه (٩١٤)

مد ـ بكير بن معروف الاسدي ابو معاذ او ابو الحسن النيسابوري . ويقال الدامغاني صاحب التفسير كان على قضاء نيسابور ثم سكن دمشق . روى عن يحيى بن سعيد الانصاري وابي الزبير وابي حنيفة ومقاتل بن حيان وغيرهم . وعنه الوليد بن مسلم وعبدان ومسلم بن سالم البلخي وحماد بن قيراط وسمع منه هشام بن عمار ولم يكتب عنه وغيرهم . قال البخاري قال احمد ما ارى به بأساً وكذا قال الاصم عن عبد الله بن احمد عن ابيه وكذا قال ابو حاتم وقال النسائي ليس به بأس وقال ابو بكر محمد بن احمد بن بالويه (١) عن عبد الله بن احمد عن ابيه ذاهب الحديث وقال سفيان بن عبد الملك عن ابن المبارك رمى به وقال احمد بن ابي الحواري ثنا مروان يعني ابن محمد (٩١٥)

(١) بالويه جد والنسبة اليه بالوى صرح به صاحب لب اللباب ١٢ ابو الحسن

ميزان الاعتدال

في نقد الرجال

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى سنة ٧٤٨ هجرية

تحقيق

علي محمد البجاوي

دار المعرفة
بيروت - لبنان
ص . ب : ٧٨٧٦

الحنظلى ، عن بكير بن شهاب ، عن محمد بن سيرين ، عن أبى هريرة ـ مرفوعاً : إنّ فى جهنم وادياً تستعيذ منه جهنم كلّ يوم سبعين مرة ، أعدّه الله للقرّاء المرائين بأعمالهم.

أبو الحسن مجهول . ثم قال ابن عدى : حدثنا محمد بن الحسن النخاس ، حدثنا رزق الله بن موسى، حدثنا سالم[1] بن سالم البلخى ، حدثنا أبو شيبة ، عن بكير بن شهاب ، عن الحسن ، عن سمرة ، قال : من توضّأ ثم خرج إلى المسجد فقال : بسم الله الذى خلقنى فهو يَهْدِين ـ إلّا هداه الله لأصْوَبِ الأعمال ... وذكر الحديث بطوله. وهو موضوع ، فأما :

١٣٠٧ — بُكَيْر بن شِهَاب . عن سَعيد بن جُبَير فعِرَاقى صدَوق، يروى عنه عَبْد الله بن الوليد ، ومبارك بن سَعيد الثورى . خَرّج له النسائى والترمذى .

١٣٠٨ — بُكَيْر بن عامر [د] البجلى . أبو إسماعيل الكوفى . عن الشعبى وطبقته. وعنه وكيع ، وأبو نُعيم .

ضَعّفه ابن معين ، والنسائى . وقال أبو زُرْعة : ليس بقوى . وقال أحمد : ليس بذاك . وقال ـ مرة : ليس به بأس . وقال ابن عدى : رواياته قليلة . ولم أجد له مَتْناً منكراً .

روى الحسن بن حىّ ، عن بكير بن عامر ، عن ابن أبى أنعم[2] ، عن المغيرة : توضّأ النبيُّ صلى الله عليه وسلم ، ومسح على خُفّيه ، فقلت : يا رسولَ الله ، نسيتَ ؟ قال: بل أنت نسيت ، بهذا أمرنى ربّى .

١٣٠٩ — بُكَيْر . هو أبو بكر بن أبى مريم الغَسّانى . يأتى بكنيته . وقد ذكره باسْمِه ابنُ عدى ، وأورد له جملة مناكير .

١٣١٠ — بُكَيْر بن مسمار [م ، س ، ت] أخو مهاجر .

قال البخارى : فى حديثه بعضُ النّظَر . له عن ابن عُمر ، وعامر بن سَعْد . وعنه حاتم بن إسماعيل ، والواقدى .

(١) فى تهذيب التهذيب : سلم .   (٢) ه : عن ابن أبى نعيم .

وقال ابن حبان : روى عنه أبو بكر الحنفى ، ثم قال ابن حبان : وليس هو أخا مهاجر بن مسمار ؛ ذاك مدنى ثقة . وقد قيل : إنه بُكير الدامغانى ، ثم ساق لبكير حديث جبّ الحزن الذى ذكرناه فى ترجمة الدامغانى ، عن ابن سيرين .

وذكره ابنُ عدىّ فى كامله ، وقال : مستقيم الحديث .

وقال النسائى: ليس به بأس . وقال الحاكم : استشهد به مسلم فى موضعَيْن .

١٣١١ — بُكَيْر بن معروف ، أبو مُعاذ الخراسانى . عن مقاتل بن حَيان، وأبى الزبير ، ويحيى بن سَعيد الأنصارى . وعنه الوليد بن مسلم ، ومَرْوَان بن محمد، وعبدان بن عثمان .

وثقه بعضهم . وقال ابن المبارك : ارْمِ به . وقال ابنُ عدىّ: أرجو أنه لا بأسَ به . ليس حديثه بالمنكر جدا .

الوليد بن مسلم ، حدثنا بكير بن معروف، عن مقاتل ، عن القاسم بن عبد الرحمن، عن أبيه ، عن جدّه ابن مسعود ، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : هل تَدْرُون ما أوثق عُرَى الإيمان ؟ قلنا : اللهُ ورسولهُ أعلم. قال : الولاية فى الله ، والحبُّ فى الله، والبُغْضُ فى الله .

أبو وَهْب محمد بن مزاحم ، حدثنا بكير بن معروف ، عن مقاتل بن حيان ، عن ابن بُرَيدة ، عن أبيه ، قال : شهِدْتُ خَيْبَر ، فكنْتُ فيمن صعد الثلمة/ فقاتلتُ حتى رُئِىَ مكانى ، وأبليت ، وعلىّ ثوبٌ أحمر ، فما أعلم أنى ركبت فى الإسلام ذنباً أعظم منه للشهرة . [٣٧

رواد بن الجراح ، عن بكير بن معروف ، عن محمد ، عن أبى هريرة ــ مرفوعا إن فى جهنم واديا تستعيذ منه جهنم كل يوم سبعين مرة ، أعدَّه اللهُ للقراء المرائين .

مات بكير بالشام سنة بضع وستين ومائة .

١٣١٢ — بُكَير بن وَهْب [س] . عن أَنس بن مالك . وعنه على أبو الأسود فقط . يجهل . وهو الجزرى الذى قال فيه الأزدى : ليس بالقوى .

١٣١٣ — بُكَيْر البصرى، شيخ لهُشَيم.. مجهول .